بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

مکرم جاہ اسٹوڈنٹس ہاسٹل



زیرِ انتظام

مسلم ویلفیر آرگنائزیشن

ممتاز منشن ۔ لکڑی کا پل

حیدرآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تبارک و تعالیٰ کا یہ احسانِ عظیم ہے کہ اُس نے پُرآشوب و شورو ہنگاموں کے اِس دور میں ہمیں توفیق دی کہ نام و نمود اور شہرت سے ہٹ کر ایسے کاموں کی طرف توجہ دیں اور عمل پیرا ہوں جو بنیادی طور پر قوم کی تعمیر سے تعلق رکھتے ہیں۔ اِس خوشگوار اور مسعود موقع پر میں بارگاہِ رب العزت میں ہدیۂ تشکر پیش کرتا ہوں کہ اُس نے ہماری مساعی کو کامیابی سے ہمکنار فرمایا چنانچہ آج قومی تعمیر کا ایک خواب عمل کی صورت گری کے بعد خوبصورتی کا پیکر بن کر آپ کے سامنے موجود ہے۔ یہ بڑی مسرت کی بات ہے کہ جس طرح گزشتہ دس بارہ سال میں شہر حیدرآباد صنعتی ترقیات کے باعث ملک کے نقشہ میں ایک امتیازی مقام کا حامل ہوتا جا رہا ہے اسی طرح قومی میدان میں بے شمار اداروں کی خاموشی اور مستقل مزاجی کے ساتھ ٹھوس فلاحی اور تعمیری کاموں پر اپنی توجہ مرکوز کر دینا یقیناً تاریخ ساز کام ہیں۔ مثال کے طور پر ایچ۔ ای۔ ایچ۔ دی نظامس چیریٹیبل ٹرسٹ کی گرانقدر مالی اعانت سے ہر سال ہزاروں طلبا، ملک اور بیرون ملک اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور بے شمار علمی و مذہبی ادارے مالی فیض حاصل کر رہے ہیں۔

اردو ہال، اردو آرٹس کالج، ادبی ٹرسٹ، ادارہ ادبیات اردو۔ تہذیبی ورثے کے محافظ بنے کھڑے ہیں۔ طور بیت المال ہزاروں کو معاشی سنبھالا دینے کا مقدس کام انجام دے رہا ہے۔ مسلم میٹرنٹی و نرسنگ ہوم خواتین کی ایک اہم ضرورت کی تکمیل میں مصروف ہے۔ مکرم جاہ ٹرسٹ فار ایجوکیشن اینڈ لرننگ مختلف مفید تعمیری، فلاحی اور علمی کاموں میں مصروف اداروں کو نئی زندگی عطا کرنے کے لئے وجود میں آ رہا ہے۔ کمی صرف ایک معیاری ہاسٹل کی تھی بحمداللہ آج اس کمی کی بھی تلافی ہو گئی۔ غرض ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حیدرآباد میں ایک نئی زندگی ابل رہی ہے۔

آتے آتے آئیگا ان کو خیال ۔ جاتے جاتے بے خیالی جائیگی کے مصداق

اب حیدرآبادی دیر سے ہی سہی جینے کا قرینہ سیکھ رہے ہیں جو بلاشبہ ایک فالِ نیک ہے اس حقیقت کے پیشِ نظر کہ بیرون حیدرآباد سے بغرض تعلیم آنے والے غریب طلباء کے لئے شہر میں قیام کا کوئی موزوں انتظام نہ ہونے کے باعث ایسے طلباء پوری یکسوئی کے ساتھ حصولِ تعلیم میں ہمہ تن مصروف رہنے کی بجائے قیام و طعام کی الجھنوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بلاشبہ آج بھی سینکڑوں بے خانماں طلباء بڑی کس مپرسی کے عالم میں غلط ماحول اور غیر موزوں مختلف محلوں میں تکالیف اور صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے ناسازگار فضاء میں تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں۔ چنانچہ مدت دراز سے حیدرآباد میں ایک قومی ہاسٹل کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی۔ ہر باشعور فرد اس امر سے واقف ہے کہ قوم کی ترقی و فلاح میں ہاسٹل کی زندگی کیا رول ادا کرتی ہے بقول مولوی حبیب الرحمٰن صاحب۔

"موجودہ حالات میں مسلم طلباء کے لئے ہاسٹل کا قیام دینی نقطۂ نظر سے خاص اہمیت کا حامل ہے ہم سب جانتے ہیں کہ گزشتہ کئی سال سے اسکولوں اور کالجوں میں خواہ وہ سرکاری ہوں یا امدادی، مذہبی اور اخلاقی تعلیم ممنوع ہے۔ گھروں میں مذہبی تعلیم کی طرف سے جو غفلت برتی جا رہی ہے اس سے ہم بخوبی واقف ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ نئی نسل جو ہائی اسکولوں اور کالجوں سے نکل رہی ہے وہ دین کی موٹی موٹی اور بنیادی باتوں سے بھی ناواقف ہے اور پیغمبرِ اسلام کی سیرتِ مبارک اور اصحابِ کرام کے کارناموں سے قطعاً بے بہرہ ہے۔ دوسری طرف وہ فحش سنیماؤں اور مخربِ اخلاق لٹریچر کے بے پناہ حملوں کی زد میں ہے اس کا لازمی نتیجہ نئی نسل کی وہ بے راہ روی ہے جس سے ہم سب پریشان ہیں۔ ہاسٹلوں کے قیام سے ہم چاہیں تو ایک حد تک اس صورتِ حال کی اصلاح کر سکتے ہیں"

عام طور پر یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ ہاسٹل کی زندگی گزارنے والے طلباء کئی اعتبار سے ان طلباء سے ممتاز رہتے ہیں۔۔۔ ہاسٹل کے طلباء میں تخلیقی صلاحیتیں نسبتاً زیادہ پیدا ہوتی ہیں ان میں صحت مندانہ مسابقت کا جذبہ پروان چڑھتا ہے اخلاق و عادات میں حُسن اور طبیعت میں شگفتگی پیدا ہوتی ہے اور ان میں مخفی صلاحیتوں کے جوہر کھلتے ہیں۔ زمانے کی برق رفتاری مختلف علوم و فنون میں توسیع اور ترقی جو اس صدی کا سب سے بڑا انقلاب ہے اس نے لاکھوں پسماندہ اور پچھڑے ہوئے افراد کی زندگیوں میں عظیم تبدیلی

پیدا کردی ہے۔ ان حالات میں ہاسٹلس کی اہمیت اور بھی دو چند ہوگئی ہے کیونکہ شہر بہت تیزی کے ساتھ آبادی کے اضافہ کے باعث اپنی تنگدامنی کا شکوہ کر رہے ہیں اور یوں شہروں میں مکانات تنگ اور گراں ہوتے جا رہے ہیں آج کے ہمت شکن ماحول اور حالات زمانہ کی ستمگری کے پیش نظر ایک اچھے ہاسٹل کا قیام منصوبہ بند کاوشوں کے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا تھا۔ چنانچہ چند مخلص اصحاب کے شبانہ روز تعاون کے باعث یہ کام باقاعدہ طور پر شروع ہوا۔ خدا کے فضل سے جذبہ کی حرارت اور قوت عمل ہر دو کے امتزاج نے یہ مخلصانہ مساعی کامیابی سے ہمکنار ہوتی جا رہی ہے ہاسٹل کی مختصر سی تاریخ کا جائزہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس سمت میں اٹھائے جانے والا ہر قدم مقصد کی تکمیل خلوص اور حوصلہ مندی کا آئینہ دار رہا ہے۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ہر بڑے کام کی ابتدا معمولی پیمانے پر ہوا کرتی ہے اگر کام کرنے والوں کے حوصلے بلند سچی لگن اور عمل پیہم ہو تو نصرت الٰہی سایہ فگن ہوتی ہے اور کامیابی کی منزلیں تیزی کے ساتھ طے ہوتی ہیں ہاسٹل کے معاملہ میں یہ بات اب ثبوت کے درجہ کو پہنچ چکی ہے کہ چند سال پہلے کا تصور اب خدا کے فضل سے ٹھوس حقیقت میں تبدیل ہو چکا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایک مشن پورا ہو چکا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک اہم مشن اب چل نکلا ہے اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہو رہا ہے ؎ منزل ہمیں کبھی مل جائیگی اب راہ تو ہم نے پالی ہے "

حاضرین کرام۔ حیدرآباد میں ایک معیاری ہاسٹل کے قیام کے لئے عملی اقدامات کا آغاز جنوری ۱۹۷۰ء کے اوائل میں ہوا۔ ان ہی دنوں حیدرآباد کی ایک جانی پہچانی بزرگ شخصیت یعنی مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کا ذہن بھی اسی ضرورت کی تکمیل کی جانب متحرک تھا۔ عجیب اتفاق ہے کہ ان دنوں میں حیدرآباد کے اور چند معزز اصحاب جیسے ڈاکٹر جسٹس میر سیادت علی خاں جناب غازی الدین احمد صاحب، جناب ڈاکٹر میر ولی الدین صاحب، نواب مختار علی خان صاحب مولوی محمد صدیق صاحب اور مولوی ابوالفضل سید محمود صاحب بھی ۱۹۶۹ء میں ایک جماعت کے قیام کے ذریعہ ہاسٹل قائم کرنے کی کوششوں میں مصروف تھے۔ چنانچہ مناسب سمجھا گیا کہ علحدہ علحدہ ایک ہی مقصد کے لئے کام کرنے کی بجائے متحد ہو کر ایک آرگنائزیشن کے تحت کام کیا جائے۔ چنانچہ آرگنائزیشن کی تنظیم جدید کی گئی اور جدید

مجلس انتظامی نے اپنے متعدد اجلاس منعقد کر کے ہاسٹل سے متعلق تمام امور کا جائزہ لیا اور فیصلوں کی عملی صورت گری کے لیے مختلف تدابیر اختیار کیئے گئے۔

قدیم شہر کے مرکزی مقام دیوان دیوڑھی میں سابقہ سالار جنگ میوزیم کی عمارت کا ایک حصہ ماہانہ چھ سو روپیہ کرایہ پر حاصل کیا گیا اور بتاریخ یکم مئی سنہ ۱۹۷۰ء دو طلباء سے ہاسٹل کا آغاز کیا گیا اور طے کیا گیا کہ ہاسٹل بلا نفع اور بلا نقصان کے اصول پہ چلایا جائے اور مقیم طلبا پر مذہبی فرائض کی پابندی لازمی قرار دی گئی۔

بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس نوعمر ہاسٹل کو جناب غوث الدین صاحب سابق فزیکل ڈائرکٹر جامعہ عثمانیہ و سابق وارڈن سٹی کالج ہاسٹل کی اعزازی خدمات بحیثیت وارڈن حاصل ہوئیں۔ کچھ ہی دنوں میں بورڈرز کی تعداد میں اضافہ ہو گیا جس کے باعث دیوان دیوڑھی کا یہ مکان ہاسٹل کے لئے غیر موزوں محسوس ہونے لگا چنانچہ کوئی تین ما بعد معظم جاہی مارکٹ کے قریب کوچہ مسجد فصیح جنگ میں ماہانہ ایک ہزار روپیہ کرایہ پہ ہاسٹل کے لئے ایک مکان حاصل کیا گیا۔ اس پورے عرصہ میں ہمارا یہ ہاسٹل اسی مکان میں قائم ہے۔ اس وقت مقیم طلبار کی تعداد (۳۷) ہے جن میں ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے (۵) ال ال بی کے (۵) بی۔ ایس۔ سی کے (۸) بی۔ کام (۶) بی۔ اے (۲) ایم اے (۱) ایم۔ یس سی (۱) اور انٹرمیڈیٹ کے (۹) طلبار مقیم ہیں۔

بڑی مسرت افزا بات ہے کہ سال گزشتہ منعقدہ امتحانات میں ہمارے ہاسٹل کے طلبا بجز ایک طالب علم کے سبھوں نے امتیازی کامیابی حاصل کی۔ ہاسٹل میں اوقات مطالعہ (۸ تا ۱۰) شب مقرر ہیں اوقات مطالعہ میں کسی بھی تقریب کا انعقاد نہیں ہوتا ہر کام کا ایک مانیٹر مقرر ہے تمام مانیٹرس پر ہاسٹل کمیٹی مشتمل ہوتی ہے۔ ہاوز مانیٹر عام طور پہ ہاسٹل کمیٹی کے اجلاس منعقد کرتے ہیں ہاسٹل میں INDOOR کھیلوں کا بھی انتظام ہے توسیعی تقاریر، تقریری، تحریری اور بیت بازی کے مقابلے منعقد کئے جاتے ہیں ہاسٹل میں ہونے والی ہر تقریب میں طلبار نے نہ صرف اپنی بہترین انتظامی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا بلکہ ہر واقف کار کو اپنے ڈسپلن سے متاثر کیا ہے۔

ابتداء ہی سے اس امر کی شدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ ہاسٹل کی اپنی ذاتی عمارت ہونی چاہیئے

تاکہ کرایہ کا بار ختم ہوسکے نیز ہاسٹل میں مزید طلبار کے قیام کے لئے گنجائش پیدا کی جاسکے۔ اس سلسلہ میں کوشش برابر جاری رہی بالآخر نکڑی کے پل کے قریب واقع عظیم عمارت موسومہ ممتاز منش (آسمان محل) کا انتخاب کیا گیا۔ یہ عمارت اپنے بانی ممتاز یار الدولہ بہادر کی یاد دلاتی ہے جنھیں حیدرآباد کے "سرسید" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور آج بھی ممتاز یار الدولہ ٹرسٹ، مدرسہ آصفیہ اور ممتاز کالج ان کی ملی دردمندی کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔

ہاسٹل کے نقطہ نظر سے اپنے میں موزونیت کے سامان رکھنے والی اس عظیم عمارت کو ہمارے آرگنائزیشن کی جانب سے اس کے مالکان خان صاحب، دوست محمد علاء الدین، جناب نور محمد علاء الدین اور نواب ممتاز یار الدولہ کی صاحبزادی محترمہ تہذیب النساء بیگم صاحبہ سے ایک معاہدہ کے تحت مبلغ ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ کے منجملہ ساٹھ ہزار روپیہ ادا کرکے عمارت حاصل کرلی گئی ہے اور باقی رقم ایک سال میں ادا کرنا طے کیا گیا ہے۔ یہ امر موجب مسرت ہے کہ دختر نواب میر احمد علی خاں سابق ناظم تعمیرات حکومت آصفیہ کی جانب سے مبلغ پینتیس ہزار روپیہ اور دختر نواب عزیز نواز جنگ بہادر مرحوم کی جانب سے مبلغ تیس ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ حاصل ہوا اپنے اسلاف کے متعلق ایصال ثواب کے لئے نوجوانوں کے مستقبل کو سنوارنے کے کام سے بہتر صدقہ جاریہ کیا ہو سکتا ہے۔ ان عنایات پر ہم سب ان محترم خواتین کے دل سے شکر گزار ہیں۔ اس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ حیدرآباد ٹھوس تعمیری خدمات کے قدردانوں سے خالی نہیں ہے۔

بلاشبہ یہ عطائے ملت کی تعمیر نو کے ان خاکوں میں تاریخی اہمیت کے حامل ہونگے۔ ہمت شکن ماحول میں کام کرنے والوں کو اس سے بڑا صلہ کیا ملے گا کہ ان کے کام کی قدردانی کرنے والے کس کس طرح تعاون عمل کرنے آگے بڑھتے ہیں۔ مسئلہ یہ تھا کہ ایک بڑی عمارت تو حاصل کرلی گئی لیکن اس کی ضروری تعمیر ومرمت کے لئے درکار ایک خطیر رقم کا بندوبست کیسے کیا جائے۔ چنانچہ اس موقع پر ایچ۔ ای۔ ایچ۔ دی نظامس چیاریٹیبل ٹرسٹ نے ہاسٹل کے ترقیاتی کاموں کے لئے مبلغ پچیس ہزار روپیہ کی گرانٹ منظور کی۔ اسی کے ساتھ ہی ممتاز منش میں لائٹ، ڈرینیج اور ضروری تعمیر ومرمت کا آغاز ہوا لیکن چند دن بعد ہی یہ رقم بھی ناکافی ثابت

ہوئی اور بانیان ہاسٹل کے دل پھر ایک بار ڈوبنے لگے ایسے میں ایک صاحب خیر نے ہاسٹل کے قیام اور اس کے استحکام کے سلسلہ میں کی جانے والی کوششوں کو تحسین فرماتے ہوئے انتہائی خاموشی کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ عنایت فرمائے۔

یہ مخلصانہ عطیہ بلاشبہ ایک غیبی امداد سے کم نہ تھا اس عطیہ کے باعث کام کرنے والوں کی حوصلہ مندی میں جو اضافہ ہوا اس کا اظہار مشکل ہے۔

خانوادہ آصفی کے چشم و چراغ حضور نظام نواب میر برکت علی خاں کی تعلیمی اور ترقیاتی کاموں میں دلچسپی و نیز مکرم جاہ ٹرسٹ فار ایجوکیشن اینڈ لرننگ کے قیام نے ذمہ داران ہاسٹل کو اس علم پروری کے اس عظیم کام کے مخلصانہ اعتراف پر مجبور کیا۔ چنانچہ یہ طے کیا گیا کہ حیدرآباد اسٹوڈنٹس ہاسٹل کا نام تبدیل کرکے مکرم جاہ اسٹوڈنٹس ہاسٹل کردیا جائے۔ چنانچہ آرگنائزیشن کی جانب سے حضور آصف ثامن کی خدمت میں ایک عرضداشت پیش کی گئی کہ وہ اپنی عنایت سے ہاسٹل کا نام اپنے نام سے موسوم کرنے کی اجازت سرفراز فرمائیں چنانچہ حضور موصوف نے بخوشی نام کی تبدیلی کی اجازت مرحمت فرمائی۔ نام کی اس تبدیلی کا مسئلہ بالکلیہ خلوص و عقیدت کا مسئلہ تھا۔ وبس۔ نام کی اس تبدیلی کے اخبارات میں اعلان کے ساتھ ہی ریاست کی مختلف ذی اثر شخصیتوں نے اس تبدیلی کا مخلصانہ خیر مقدم فرمایا جس کے لئے بانیان ہاسٹل ان تمام اصحاب کا دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ممتاز منزل کی موجودہ گنجائش کے مدنظر بورڈرس کے آرام، ان کے سامان کی حفاظت، اسٹڈی میں یکسوئی اور علمی مذہبی و اخلاقی تربیت کے مجوزہ نظام کی کامیاب عمل آوری کے خیال سے فی الحال (۱۰۰) بورڈرس کے قیام کا انتظام کیا گیا ہے تاکہ ہاسٹل میں ابتداہی سے QUANTITY سے زیادہ QUALITY کو اہمیت حاصل رہے۔ عمارت کی پہلی منزل میں واقع وسیع چوبی فرش کے ہال میں ہاسٹل کی اسٹڈی سرکل کے زیر اہتمام علمائے کرام کی توسیعی تقاریر، سمپوزیم، سیمینار، ادبی و علمی مباحثے، تحریری و تقریری مقابلے منعقد ہونگے۔ اسی ہال میں مذہبی، اخلاقی و ادبی کتب پر مشتمل

ایک کتب خانہ ہوگا۔ اس کتب خانہ کا ایک علحدہ سکشن میں کالجس کی مجوزہ REFRENCE اور TEXT کتب رکھی جائیگی جس سے وقتاً فوقتاً مقیم طلبار استفادہ کرسکیں گے۔ کتب خانہ اور راشنڈی سرکل کے اس پورے VENTURE کے آغاز کے لئے ہم اچ۔ ای۔ اچ۔ دی نظامس چیاریٹبل ٹرسٹ سے مالی اعانت کے لئے مودبانہ درخواست پیش کرتے ہیں عمارت کے زیریں حصہ میں ضروری تعمیر و تبدیلی کے بعد وارڈن صاحب کے لیے مکان کی گنجائش پیدا کی گئی ہے اور اسی سے متصل "میس" کا پوائنٹ رہے گا تاکہ وارڈن صاحب کی میس پر راست اور مسلسل نگرانی رہے۔ اسی زیریں حصہ میں باورچی خانہ کے علاوہ اسٹور روس، ملازمین کو اڈرس وغیرہ کی گنجائش نکالی گئی ہے۔

جناب صدر۔ میں پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ کہنے کے موقف میں ہوں کہ اس پورے دو سیال میں ہمارے ہاسٹل کے بورڈرس نے صبر، ضبط اور انتظامیہ کے ساتھ تعاون عمل کا بہترین مظاہرہ کیا طلبا، بچپن کے اس دور میں ان کا یہ وصف یقیناً ہم سب کی تحسین کا مستحق ہے۔ اگر انتظامیہ کو یہ قوت ان سے نہ ملتی تو ممتاز منشن کی اس فلک بوس عمارت کی خریدی کی ہمت کرنے کا سوال ہی پیدا ہوتا۔

موجودہ ہاسٹل کے مکان کے مالک مولوی سید عظیم الدین صاحب ایڈوکیٹ کے ہم ممنون و مشکور ہیں کہ مولوی صاحب موصوف کا ہاسٹل کو مسلسل اور گرانقدر تعاون حاصل رہا۔

ڈاکٹر سید عبدالمنان صاحب اور ڈاکٹر محمد [illegible] صاحب کا بھی ہم تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ان ممتاز معروف فزیشنوں کو ہم بورڈرس کے علاج معالجہ کے سلسلہ میں وقت بے وقت کافی [illegible] دیتے رہے۔ ہاسٹل کی تشکیل و ترقی میں روزنامہ سیاست، کا مخلصانہ تعاون بڑا گرانقدر رہا جس کے لئے میں آرگنائزیشن کی جانب سے جناب عابد علی خاں صاحب اور اُن کے مخلص دوست جناب محبوب حسین جگر کا خاص طور پر دلی شکریہ ادا کرتا ہوں

جناب صدر۔ جیسا کہ ابتداء میں کہا گیا کہ ہاسٹل کے قیام کا مشن پورا نہیں ہوا بلکہ ایک اہم مشن اب چل نکلا ہے ایک آرزو ضرور پوری ہوئی ہے لیکن ابھی مقصد کی تکمیل نہیں ہوئی ہے، ایک خواب پورا ہوا ہے لیکن تعبیر ہنوز باقی ہے منزل تو دور ہے لیکن خدا کے فضل سے نظر کی گرفت سے اوجھل نہیں ابھی ہاسٹل کے قیام کے اصل مقصد کے

تحت بورڈرس میں مذہبی تعلیم کی اشاعت کے مجوزہ پروگرام پر عمل آوری ہو رہی ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ عمارت میں اڈیٹوریم تو ہے لیکن اس کا EQVIPMENT نہیں۔ ساری بلڈنگ میں لائٹ کی فٹنگ تو کردی گئی ہے لیکن ٹیوب لگائے نہیں جاسکے۔ سب سے بڑا مسئلہ خرید شدہ جائیداد کی باقی خطیر رقم کی ادائی و نیز اس عظیم بلڈنگ کا —— MANITENANCE بھی ہے غریب بورڈرس کی جیبیں اس بلڈنگ کے MAINTENANCE کا بار اٹھا نہیں سکتیں۔ اس پورے عرصہ میں ہم نے عطائے کی وصولی سے احتراز کیا ویسے اب تک اس کی چنداں ضرورت بھی نہیں تھی لیکن اب انناد طبع کا خیال کئے بغیر فراہمی سرمایہ کے لئے ہمیں نکلنا ہی ہوگا کیا ہی اچھا ہوگا کہ مانگنے سے قبل اہل خیر اصحاب خود سے آگے بڑھ کر رضائے رب کی خاطر ہمارے اس کام میں ہماری مدد کریں۔ اس سے ایک طرف تو ہمارے حوصلوں کو استحکام ملے گا تو دوسری طرف اس کا اجر بھی رب العزت کی جانب سے دو چند ملے گا

-

سید عطاء الحق قادری

شریک معتمد

خصوصی فنڈ —— عطایا ٹکٹس

۱۰۰۰ روپیے — ۵۰۰ روپیے — ۱۰۰ روپیے

۵۰ روپیے — ۲۵ روپیے — ۱۰ روپیے

Only Cover Printed at the Lakshmi Art Printing Works, Sankli Street, Byculla, Bombay, 8.